بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۴ شوال ۱۳۹۹ھ ۲۸ ظہور ۱۳۵۸ ہش ۲۸ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۹۵

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

مومن طعنہ زنی کرنے والا اور یاوہ گو نہیں ہوتا

نیک مرد اور نیک عورتوں کی نسبت بُرے خیالات کی شہرت دینا بڑی معصیت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (الاعراف : ۳۴)

ترجمہ :- (اے رسول!) تو کہہ دے میرے رب نے صرف بُرے اعمال کو خواہ وہ ظاہر ہوں یا چھپے ہوئے اور گناہ کو اور بغیر حق کے کسی کو حرام کیا ہے اور اِس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسے وجود کو جس کے لئے اُس (اللہ) نے کوئی دلیل نہیں اُتاری شریک قرار دو۔ اور اِس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ تم اللہ پر ایسے جھوٹے الزام لگاؤ جن کو تم جانتے نہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیْءِ ۔ (ترمذی)

ترجمہ :- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن طعنہ زنی کرنے والا اور لعنت کرنے والا اور یاوہ گوئی کرنے والا اور بکواس کرنے والا نہیں ہوتا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"عام طور پر یہ ایک مرض لوگوں میں دیکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرد یا عورت کی نسبت یہ بیان کرے کہ وہ بدکار ہے یا اس کا دوسرے سے تعلق بدکاری کا ہے تو چونکہ نفس ایسے معلومات کی وسعت سے لذّت پاتا ہے اس لئے اس راوی کے بیان پر بلا تحقیق یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ بالکل سچا ہے اور اسے شہرت دینے میں سعی کی جاتی ہے اور اس طرح سے نیک مرد اور نیک عورتوں کی نسبت ناپاک خیال لوگوں کے دلوں میں متمکن ہو جاتے ہیں اور جن کی شہرت ہوتی ہے اُن کے دلوں پر اس سے کیا صدمہ گزرتا ہے اس کو ہر ایک محسوس نہیں کر سکتا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ایسی شہرت دینے والوں کے لئے اَسّی ۸۰ دُرّے سزا مقرر فرمائی ہے......"

"خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں شہرت دینے والوں کے لئے بشرطیکہ وہ اُسے ثابت نہ کر سکیں اَسّی دُرّے سزا رکھی ہے۔ اس لئے کہ جو شہرت دیتا ہے اُسے اِس مقدمہ میں مدّعی گردانا گیا ہے اور اسی سے چار گواہ طلب کئے گئے ہیں کہ اگر وہ سچا ہے تو اپنے علاوہ چار گواہ رُویت کے لاوے۔ یہ غلطی ہے کہ ایسے شخص کو بھی گواہوں میں شمار کیا جاوے۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ ۱۲۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پہ سلامت رکھے۔ آمین

برائے توجّہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں صرف دو ماہ رہ گئے ہیں۔ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء ہیں۔ اجتماع کے چندہ کی طرف بہت کم لجنات کی توجہ ہے۔ اجتماع کے چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ بہت سی ایسی لجنات ہیں جن کی طرف سے دورانِ سال کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ چندہ اجتماع کے ۱۹۷۸ء کے بقایا جات جلد از جلد ادا کریں۔ نیز چندہ ممبری کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کریں۔ یاد دہانی کے خطوط بھی لکھے جا چکے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات
لازمی ہیں بہرحال
آپ کو ادا کرنے چاہئیں"

ناظر بیت المال آمد
ربوہ

پبلشر: مسعود احمد ... پرنٹر: سید عبدالحی ... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ شوال ۱۳۹۹ھ

۲۸ ظہور ۱۳۵۸ہش

۲۸ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو سب سے بڑے ظلم اور ان کا عبرتناک انجام

ظلم کسی بھی نوعیت کا ہو، چھوٹا ہو یا بڑا خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اسی لئے وہ ظلم کا ارتکاب کرنے والے کو کبھی بامراد نہیں ہونے دیتا۔ یہ اُس کا فیصلہ ہے کہ وہ ظالم کو کبھی پروان چڑھنے نہیں دے گا۔ چنانچہ وہ اپنے اِس فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۳۶)

ترجمہ:۔ یاد رکھو ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

پھر یہی نہیں کہ ظالم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے بلکہ انہیں اپنے ظلم کی سزا مل کر رہتی ہے اور وہ یہی ہے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت مقدر کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس سب سے بڑی سزا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (ھود آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ گوشِ ہوش سے سنو! ظالموں پر اللہ کی لعنت (مقدر کر دی گئی) ہے۔

اور جس کے لئے اللہ اپنی لعنت مقدر کر دے اُس کی بربادی یقینی ہے اِسی لئے فرمایا:۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ (طٰهٰ آیت ۱۱۲)

ترجمہ:۔ اور جو شخص کسی قسم کا ظلم کا بوجھ اُٹھائے اُس کے لئے تباہی ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ ظلم خواہ کسی نوع کا ہو انسان کو خدا تعالیٰ کی لعنت کا مستحق بنا کر اسے نہ صرف یہ کہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیتا بلکہ اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ ظلم اور اس کے عبرتناک انجام کا ذکر کرنے کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے ۲ دو ایسے ظلموں کا ذکر کیا ہے جنہیں اُس نے عظیم ترین مظالم میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن ۲ دو عظیم ترین مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (یونس آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اُس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر افتراء باندھے یا اُس کی آیات کو جھٹلائے۔ یاد رکھو ایسے (یعنی ہر دو قسم کے) مجرم کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو سب ظالموں سے بڑھ کر ظالم قرار دیا ہے ایک وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یعنی وہ شخص جو خدا کی طرف سے نہ ہو اور پھر بھی وہ یہ دعویٰ کرے کہ خدا نے اسے اپنا مامور بنا کر مبعوث کیا ہے۔ دوسرے وہ تمام لوگ جو خدا تعالیٰ کے مبعوث کردہ مامور کا انکار کر کے اُس کی صداقت کو آشکار کرنے والے نشانوں کو جھٹلائے۔ سو گویا یہ کوئی معمولی جرم نہیں ہے کہ ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے نہ بھیجا ہو پھر بھی وہ سراسر کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے یہ دعویٰ کرے کہ اُسے خدا تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا ہے۔ جس طرح یہ کوئی معمولی جرم نہیں ہے اسی طرح یہ بھی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بہت ہی بڑا جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ شخص کو اصلاحِ خلق کے لئے مامور من اللہ کی حیثیت سے مبعوث کیا ہو اور لوگ اُس کا انکار کر کے اُس کو اور اُس کی تائید میں ظاہر ہونے والے نشانوں کو جھٹلائیں اور کہیں کہ خدا نے اسے مبعوث نہیں کیا بلکہ اس نے خدا تعالیٰ پر افتراء کر کے از خود مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔

جب یہ دونوں قسم کے ظلم انتہائی سنگین نوعیت کے جرم ہیں تو پھر ان کا انجام بھی یقیناً بہت ہی ہولناک اور عبرتناک ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے تو وہ عند اللہ یقیناً بدرجۂ اولیٰ ان تمام سزاؤں کا مستوجب ٹھہرتا ہے جن کا ظلم کے انجام کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ اِسی طرح جو لوگ سچے مامور من اللہ کا انکار کر کے اُسے اور اُس کی تائید میں ظاہر ہونے والے آسمانی نشانوں کو جھٹلاتے ہیں وہ اِس سب سے بڑے ظلم کی قرآن میں بیان کردہ سزا سے بچ نہیں سکتے۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو جہاں ماموریت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا ظلمِ عظیم کا مرتکب ہو کر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بہت بڑا مجرم قرار پاتا ہے وہاں سچے مامور من اللہ کا انکار کرنے اور جھٹلانے والے بھی بہت بڑے ظالم قرار پا کر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بہت بڑے مجرم ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں بھی ان کے ظلمِ عظیم کی وجہ سے بے سزا نہیں چھوڑتا۔

جہاں تک مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کی سزا کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا اور لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے بلکہ ہم خود اسے ہلاک کر کے رکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ (الحاقہ آیات ۴۵ تا ۴۸)

ترجمہ:۔ اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اُس کی رگِ گردن کاٹ دیتے۔ سو اِس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔

چنانچہ سچے اور جھوٹے مدعیٔ نبوت کے اِس مابہ الامتیاز کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہ رہی۔ آپؐ کا انکار کرنے اور جھٹلانے والوں نے آپؐ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا، قتل کرنیوالے کے لئے بہت بڑا انعام مقرر کیا، پھر آپؐ ان کے خلاف متعدد غزوات میں خود شریک

(باقی صفحہ پر)

مرا رسولؐ

ہے لائقِ ستائشِ بے حد مرا رسولؐ
احمدؐ مرا رسولؐ، محمدؐ مرا رسولؐ

حُسنِ ازل کو بھی تھا تقاضائے عاشقی
اور حزبِ عاشقاں میں سر آمد مرا رسولؐ

وہ بزمِ انس و جاں ہو کہ ہو بزمِ قدسیاں
ہر بزم میں ہے زینتِ مسند مرا رسولؐ

ہر دو جہاں کو اُس کی غلامی پہ ناز ہے
ہر دو جہاں کا صاحب و سیّد مرا رسولؐ

جو باعثِ حیات بنا تھا ازل کے روز
جس کی حیات ابد کو ہے ممتد مرا رسولؐ

جُھکتا ہے فرشِ خاک کی جانب بصد کرم
چُھوتا ہے جو کہ عرش کی سرحد مرا رسولؐ

بے شک و اشتباہ وہ میری پناہ گاہ
تعویذِ دوریٔ نظرِ بد مرا رسولؐ

تم کو خبر ہے گنبدِ خضرا کے والیو!
سوتا ہے زیرِ سایۂ گنبد مرا رسولؐ

کٹ بھی گئی زباں تو یہ لے گی اسی کا نام
ناہیدؔ یوں ہے میرے زباں زد مرا رسولؐ

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنفاق فی سبیلِ اللہ

مکرم مولوی حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم گوجرہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

(البقرۃ : ۲۶۳)

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اس فعل کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا چڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت والا اور بہت جاننے والا ہے۔

خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے سے ہی درحقیقت اس کا حقیقی بندہ کہلایا جا سکتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں بار بار مختلف پیرایوں میں خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ کیونکہ اس سے خود دینے والے کا تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔ پھر ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں جس سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

راہِ خدا تعالیٰ میں خرچ کرنے والا یہی سمجھے کہ یہ مال خدا کا تھا میرا نہیں۔ میں تو امین ہوں اگر خدا کے دیئے ہوئے مال میں سے کچھ اس کی راہ میں پیش کر دیا تو یہ کونسا احسان ہے یہ تو اس کا فضل ہے۔ کہ اس نے راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ اور قرآن مجید کی کئی آیتوں میں یہ مفہوم پایا جاتا ہے۔ فرمایا

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

کہ جو ہم نے انہیں دیا ہے وہ اس میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔

اور جب یہ جذبہ ہو اور دل کی کیفیت یہ ہو کہ خدا ہی کی توفیق سے میں اس کی راہ میں خرچ کر رہا ہوں۔ تو خدا تعالیٰ اسے اور خرچ کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ کی اس آیت میں جو اوپر درج ہوئی ہے ایک تمثیل بیان کر کے فرماتا ہے کہ

"اگر تم دینی کاموں کے لئے اموال خرچ کرو گے۔ تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سو دانے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے گا جس کی طرف وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ میں اشارہ فرماتا ہے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے بے شک بڑی قربانیاں کی تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے انکو اپنے رسول کا پہلا خلیفہ بنا کر انہیں جس عظیم الشان انعام سے نوازا۔ اس کے مقابلہ میں ان کی قربانیاں بھلا کیا حیثیت رکھتی تھیں؟ اسی طرح حضرت عمرؓ نے بہت کچھ دیا مگر انہوں نے کتنا بڑا انعام پایا یا حضرت عثمانؓ نے بھی جو کچھ کیا اس سے لاکھوں گنے زیادہ انہوں نے اسی دنیا میں پا لیا۔ اسی طرح ہم فرداً فرداً صحابہؓ کا حال دیکھتے ہیں تو وہاں بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک نظر آتا ہے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو ہی دیکھ لو، جب وہ فوت ہوئے تو ان کے پاس تین کروڑ روپیہ جمع تھا۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں وہ لاکھوں روپیہ خیرات کرتے رہے۔......

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ کہہ کر بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام دینے میں بخل تو تب ہو جب خدا تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کی کمی ہو۔ مگر وہ بڑی وسعت والا اور بڑا فراخی والا ہے اور پھر وہ علیم بھی ہے۔ جانتا بھی ہے کہ وہ شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔ اگر کوئی شخص کروڑوں گنا انعام کا بھی مستحق ہو تو اللہ تعالیٰ اسے یہ انعام دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ دنیا میں ہم روزانہ یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ زمیندار زمین میں ایک دانہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سات سو دانے بنا کر واپس کر دیتا ہے۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے گا کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا کم از کم سات سو گنا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ اگر انتہائی حد مقرر کر دی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو محدود ماننا پڑتا ہے جو خدا تعالیٰ میں نقص ہوتا۔ اسی لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو کم از کم سات سو گنا بدلہ ملے گا اور زیادہ کی کوئی انتہا نہیں۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ)

پھر اس آیت کریمہ کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(البقرۃ : ۲۶۴)

کہ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کرنے کے بعد نہ تو کسی رنگ میں احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے اعمال کا بدلہ محفوظ ہے اور نہ تو انہیں کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے

اس آیت کریمہ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مالی قربانیوں کے بعد دوسروں پر احسان جتانا نادانی ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے خدا کے لئے کام نہیں کیا تھا بلکہ بندہ کو ممنون احسان کرنے کے لئے کیا تھا۔ اور یہ چیز اسے ثواب سے محروم کر دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک مقام پر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔.....

پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔......

اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ وہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ دو۔ پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے.......یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہوتا ہے۔ ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم ص۵۵-۵۶)

پھر آخر میں کہہ کر اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ایسا بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ چندہ دینے کے بعد کہے کہ میں نے تو اتنا چندہ دیا تھا۔ اب مجھے بھی مدد دی جائے۔ اور میری شکایات کو دور کیا جائے۔ جو شخص ایسا کہے گا وہ اپنا ثواب خود ضائع کرے گا۔

پھر ایک دوسری آیت میں خدا تعالیٰ صدقہ و خیرات کی تمثیل یوں بیان کرتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○
(البقرہ ۲۶۶)

یعنی جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ان کے خرچ کی حالت اس باغ کی حالت کے مشابہ ہے۔ جو اونچی جگہ پر ہو اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دو چند لایا ہو۔ اور اس کی یہ کیفیت ہو کہ اگر اس پر زور کی بارش نہ پڑے تو تھوڑی سی بارش بھی اس کے لئے کافی ہو جائے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

"اس تمثیل میں بتایا کہ سچے مومن کا دل ایک باغ کی طرح ہوتا ہے۔ جس میں نیک اعمال کے ہرے بھرے پودے کھڑے ہوتے ہیں۔ جب وہ صدقہ و خیرات کرتا ہے۔ تو خواہ وہ صدقہ بارش کی طرح نہ ہو۔ بلکہ معمولی شبنم کی طرح ہو تب بھی وہ اس نیکی کے بابرکت نتائج حاصل کر لیتا ہے۔ چونکہ اس قسم کے صدقات دینے والوں میں اکثر غرباء ہوتے ہیں۔ انکو خیال ہو سکتا تھا کہ ہمارے صدقے وابل کہاں کہلا سکتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ وابلٌ نہیں تو طلٌّ بھی اس کھیتی کو بڑھا دیگی۔ گویا امیر آدمی کے صدقہ کو وابل اور غریب آدمی کے صدقہ کو لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُھْدَھُمْ کے ماتحت طلّ قرار دیا ہے۔ مگر چونکہ ان کے دل میں اخلاص اور تقوے ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ جو کچھ خرچ کریں گے۔ اس سے بھی ان کی کشت عمل خوب ہری بھری ہو جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جزا دل کے اخلاص پر مبنی ہوتی ہے نہ کہ مال کی مقدار اور کمیت پر۔ صحابہ کرامؓ میں دونوں قسم کے لوگ موجود تھے۔ ایک غربت کی وجہ سے تھوڑا خرچ کرنے اور دوسرے بہت خرچ کرنے والے وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا۔ میں اس طرف اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمل کی اصل حقیقت دیکھتا ہے۔ اس لئے تھوڑا دینے والا گو دوسرے کے مقابلے میں کم دیتا ہے۔ مگر چونکہ اس کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ دے دیتا ہے۔ اس لئے اس کو اس طلّ سے ہی وابل والا فائدہ پہنچ جاتا ہے"
(تفسیر سورۃ بقرہ)

پس ہمیں مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ کیونکہ خرچ کرنے سے ہاتھ کھینچنا شیطان کا حکم ماننے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ (البقرہ: ۲۶۹)

شیطان تمہیں فقر اور محتاجی سے ڈراتا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ اگر تم مال دو گے تو تمہاری ضروریات کے لئے کچھ نہیں رہے گا تم تنگدست ہو جاؤ گے اور لوگوں سے مانگتے پھرو گے.... مگر اس کے ساتھ ہی اگر بے حیائی کے کام ہوں تو شیطان انسان کو بے دریغ اپنا سارا روپیہ لٹا دینے کی ترغیب دیتا ہے۔ گویا نیکی کی راہ میں تو وہ ایک ناصح مشفق بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور بدی کی راہ میں دلیری سے آگے قدم بڑھانے کی تلقین کرتا ہے۔ غرض قربانی کرنے کو تو ایک مومن بھی کرتا ہے اور کافر بھی۔ مگر مومن کی قربانی خدا کے لئے ہوتی ہے اور کافر کی قربانی ایسے کاموں کے لئے ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والے ہوتے ہیں۔

نیز خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ حالت صحت یابی میں خرچ کیا جائے۔ یہ نہیں کہ زندگی میں تو مالی تحریکات میں حصہ نہ لیا۔ اور مرتے وقت جب دیکھا کہ اب یہ مال میرے کس کام آئے گا۔ تو ہندوؤں کی طرح اس کا دان دے دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ (المنافقون آیت ۱۱)

یعنی جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اسے راہِ خدا میں خرچ کرو تا ایسا نہ ہو کہ تمہیں موت آ جائے تو پھر تم کہو کہ اے میرے رب! تو نے مجھے کیوں ڈھیل نہ دی تا کہ میں کچھ صدقہ کر لیتا اور نیک بن جاتا۔

حالانکہ اسے اتنے مواقع ملے تھے راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لیکن بخل اسے روکتا رہا۔ اور اب یاس و حسرت سے یہ تمنا کرتا ہے کہ اگر مجھے کچھ اور ڈھیل مل جائے تو میں یہ مال راہِ خدا میں خرچ کروں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔

تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی

کہ تو تندرستی کی حالت میں خرچ کر جب تجھے خود ضرورت ہو اس وقت خرچ کر اور جب تجھے محتاجی کا خوف ہو۔ اور جب تو غنی اور امیر بننے کی خواہش رکھتا ہو اس وقت خرچ کر۔

ے
پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکیں رہے تم کو غم ایام نہ ہو۔

پس خدا کی رضا میں خرچ کرتے ہوئے ہمارے دل شیطانی وساوس سے پاک ہوں۔ اور جتنی ہمیں توفیق ہو اتنا ہی دیں۔ اگر خدا نے ہمیں زیادہ دیا ہے تو زیادہ دیں اور اگر کم دیا ہے تو کم دیں اور دل میں حسرت ہو کہ کاش ہمارے پاس زیادہ مال ہوتا تو ہم خدا کی راہ میں اور خرچ کرتے۔ اور سب کچھ خدا کی راہ میں خرچ کر کے پھر بھی یہی سمجھیں کہ ابھی ہم نے کچھ بھی خرچ نہیں کیا۔ کیونکہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا خود انسان کے فائدہ کے لئے ہے جیسے فرمایا۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ
(البقرہ آیت ۲۷۳)

کہ جو کچھ تم خیر میں خرچ کرو گے اس کا فائدہ تمہاری جانوں کو ہو گا۔

اس جگہ خیر کا لفظ استعمال فرما کر اس طرف توجہ دلائی کہ تم صرف اپنا مال ہی خرچ نہ کرو بلکہ یہ بھی دیکھتے رہو کہ مال اچھے ذرائع سے کمایا ہوا ہو۔ اور پھر قربانی بھی اپنی حیثیت کے مطابق ہو۔ یہ نہ ہو کہ تنخواہ تو چار سو روپے ہو اور پانچ روپے چندہ دے کر سمجھ لیا کہ انفاق فی سبیل اللہ کا حق ادا ہو گیا۔ اگر آمد فی ہزار روپے ہے تو چندہ بھی ہزار روپے کے مطابق ادا کرنا ہو گا۔

پھر مال خرچ کرنے پر سوال ہوتا تھا کہ ہم نے اپنا مال تو راہ خدا میں دے دیا مگر اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ بات غلط ہے کہ اس کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ تمہارا یہ مال خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسے زمیندار کھیت میں بیج ڈالتا ہے تو اس سے ہزاروں ہزار دانے بن جاتے ہیں۔ وہ کبھی یہ نہیں کہتا کہ میں اپنے دانے کیوں ضائع کروں۔ اسی طرح تم بھی یہ مت خیال کرو کہ اگر تم مال خرچ کرو گے تو اس کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ اس سے قوم ترقی کرے گی۔ اور قوم کی ترقی کے نتیجہ میں فرد ترقی کرتا ہے۔ نیز خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ جس سے اموال میں برکت ہوتی ہے۔

پس آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں اپنے راستہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا یہ خرچ کرنا ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کا موجب ہو۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا

"اے ربّ العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جس سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔
آمین ثم آمین"

کرنل ماؤنٹینگو ولیم ڈگلس ”پیلاطوس ثانی“ سے ایک ملاقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

۳۰ ؍جولائی ۱۹۳۹ء کو انگلستان میں جماعت احمدیہ کا یوم تبلیغ تھا۔ اس مناسبت سے حضرت مولانا جلال صاحب شمس رضی اللہ عنہ امام مسجد فضل لندن نے دیگر تبلیغی پروگراموں کے علاوہ مسجد میں ایک تبلیغی جلسہ کا بھی انتظام کیا جس کی صدارت کے لئے جناب کرنل ماؤنٹینگو ولیم ڈگلس پیلاطوس ثانی سے درخواست کی گئی جو انہوں نے بخوشی قبول فرمالی۔ جلسہ کا انتظام احاطہ مسجد کے باغ میں کیا گیا تھا جس کے بعد چائے وغیرہ سے حاضرین کی تواضع کرنے کا پروگرام تھا۔ پروگرام کے مطابق کرنل ڈگلس جلسہ سے کوئی ایک گھنٹہ پہلے تشریف لے آئے حضرت مولانا شمس صاحب اور خاکسار نے گیٹ پر ان کا خیر مقدم کیا اور مشن ہاؤس میں بٹھایا کچھ دیر بعد حضرت مولانا صاحب، خاکسار اور مکرم مسٹر بلال نٹل مرحوم اور مکرم جناب شیخ احمد اللہ صاحب مرحوم کو کرنل صاحب کے ساتھ بیٹھنے کا ارشاد فرما کر خود جلسہ کے دیگر انتظامات کے لئے وہاں سے تشریف لے گئے اور ہم تینوں اور بعض دیگر مہمان کرنل صاحب موصوف سے مصروفِ گفتگو رہے۔

اس دوران خاکسار نے کرنل ڈگلس صاحب سے عرض کیا کہ یہ تو آپ پر واضح ہوگا کہ احمدیت کی تاریخ میں آپ کو ایک اہم مقام حاصل ہے اور ہر احمدی آپ کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے ساتھ احمدیوں کے لگاؤ اور دلچسپی سے آپ کیا تاثر لیتے ہیں، اور کیا ان کی اس دلچسپی اور آپ سے انس کے اسباب سے آپ پوری طرح آشنا ہیں۔

عادل اور حقیقت شناس جج

جواب میں کرنل ڈگلس صاحب نے فرمایا کہ میرے لئے باعث مسرت ہے کہ احمدیت سے وابستہ بعض تاریخی حقائق کی وجہ سے جن کا میرے ساتھ تعلق ہے احمدی میرے لئے اپنے دلوں میں عزت و احترام کے جذبات رکھتے ہیں اور مجھے وہ ایک ایسا انصاف پسند اور حقیقت شناس جج سمجھتے ہیں جس کی عدالت میں جماعت کے بانی (علیہ السلام) کے خلاف ایک جعلی مقدمہ دائر ہوا مگر صریح جھوٹا ہونے کی وجہ سے خارج کر دیا گیا۔ میں احمدیوں کے نیک جذبات اور حسن سلوک کی قدر کرتا ہوں۔ میرے نزدیک (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) ایک راست باز اور نیک فطرت انسان تھے۔ گو میں عیسائی ہونے کی وجہ سے ان کے دعویٰ مسیحیت کو تسلیم کرنا ضروری نہیں سمجھتا تاہم میرے نزدیک وہ ایک ایسے باعمل اور با اخلاق مسلمان تھے جن کی نیکی اور اخلاق سے انسان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس کے بعد برٹش احمدی مسلم مسٹر بلال نٹل مرحوم نے کرنل صاحب موصوف سے پوچھا کہ مذہبی لحاظ سے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی شخصیت کے متعلق آپ کا کیا تاثر ہے اور ان میں کون سی خاص بات دیکھ کر آپ نے محسوس کیا تھا کہ آپ کی عدالت میں ان کے خلاف دائر کئے گئے مقدمہ میں وہ بے قصور اور معصوم ہیں۔

مجرموں کے چہرے ایسے نہیں ہوتے۔

اس کے جواب میں کرنل ڈگلس صاحب نے ہمیں تفصیل سے بتایا کہ جب مرزا صاحبؑ کے خلاف ڈاکٹر مارٹن کلارک کا دائر کردہ مقدمہ میرے پاس آیا تو عدالت میں مرزا صاحب کے چہرے کو دیکھتے ہی میرے دل نے کہا کہ یہ شخص تو کوئی شریف انسان معلوم ہوتا ہے۔ یہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ کسی کو قتل کرنے کرانے والے مجرموں کے چہرے ایسے نہیں ہوا کرتے۔ چنانچہ اس تاثر کی بناء پر میں نے اس مقدمہ کی ذرا گہری تحقیق کرنا شروع کر دی جس کے دوران مجھے ظن غالب ہونے لگا کہ یہ مقدمہ جھوٹا ہے چنانچہ بعد کی تحقیق سے میرا یہ خیال سو فی صدی درست نکلا اور پھر واقعاتی طور پر یہ حقیقت کھل کر سامنے آجانے پر میں نے مرزا صاحبؑ کو بری قرار دے دیا بلکہ انہیں اختیار دیا کہ اگر وہ چاہیں تو ڈاکٹر مارٹن کلارک کے خلاف مقدمہ دائر کر سکتے ہیں مگر مرزا صاحبؑ نے پسند نہ کیا۔

”اس وقت مجھے یہ خیال بھی نہیں تھا کہ مرزا صاحب بعد میں ایک عظیم مذہبی شخصیت کے طور پر ابھریں گے اور دنیا میں اتنی شہرت حاصل کر جائیں گے کہ اس وقت میں انہیں قادیان کا ایک رئیس اور ایک چھوٹے سے بے حقیقت مذہبی فرقہ کا سربراہ خیال کرتا تھا“

ذہنی یادداشت سے تصویر بنائی

اس کے بعد کرنل صاحب نے فرمایا ”ڈاکٹر مارٹن کلارک کی شکل تو اب میرے ذہن سے اتر چکی ہے لیکن مرزا صاحب کی شکل مجھے اب تک اچھی طرح یاد ہے جو تقریباً ایسی ہی تھی جیسی کہ ان کی یہ تصویر ہمارے سامنے آویزاں ہے (اس وقت لنڈن مشن کے ڈرائنگ روم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تصویر موجود تھی) عرصہ ہوا میں نے ایک مرتبہ محض اپنی یادداشت سے کام لے کر پنسل سے مرزا صاحبؑ کی تصویر کھینچی تھی۔ بعد میں جب میں نے ان کی اصل تصویر دیکھی تو میں نے اپنے ذہن والی پنسل کی بنائی ہوئی تصویر کو بالکل ان کی اصل تصویر کے مطابق پایا تھا۔“

پھر کہنے لگے:۔

”مسیح موعود تو میں مرزا صاحبؑ کو نہیں مانتا لیکن ان کے نیک فطرت اور راست باز انسان ہونے کا جو تاثر میں نے اس وقت لیا تھا وہ اب بھی میرے دل پر نقش ہے اور جیسا کہ آپ سمجھتے ہیں ہو سکتا ہے ان کی اچھائی اور مذہبی مقام کی وجہ سے خدا نے مجھ سے اس مقدمہ کا منصفانہ فیصلہ کروایا ہو اس بارے میں میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔“

ڈاکٹر مارٹن کلارک کے متعلق سوال

اس کے بعد خاکسار نے کرنل صاحب موصوف سے پوچھا کہ:۔

”ڈاکٹر مارٹن کلارک آپ کی انگریز قوم کے ایک معزز شخص اور پادری تھے حضرت مرزا صاحبؑ پر ان کے دائر کردہ مقدمہ کے جعلی اور صریح طور پر جھوٹا ثابت ہو جانے کے بعد ان کے متعلق آپ کا کیا تاثر تھا کیونکہ وہ اپنے اس بُرے کردار کی وجہ سے اپنا وہ اعلیٰ معیار اور نمونہ قائم رکھنے سے قاصر رہے جو حضرت مسیح ناصریؑ کے ایک سچے پیرو اور مذہبی رہنما کے لئے ضروری تھا ہے نا؟“

جواباً انہوں نے فرمایا کہ:۔

”یہ درست ہے کہ اس مقدمہ کی وجہ سے ڈاکٹر مارٹن کلارک کی مذہبی شخصیت پر ایک بدنما دھبہ لگ گیا لیکن اس وقت گورنمنٹ آف انڈیا کا ایک نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اس طرف توجہ کرنا میری ذمہ داری میں داخل نہیں تھا اور نہ میرے پاس اتنا وقت تھا البتہ مقدمہ کے فیصلہ میں اس ناجائز اور ناروا حرکت کا تفصیلی ذکر کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ میرا ان سے کوئی سروکار نہیں تھا۔“

دونوں پیلاطوسوں میں مشابہتیں

اس کے بعد برادرم مسٹر بلال نٹل مرحوم نے پھر سوال کیا کہ ہم احمدی چونکہ

قائدین کرام! ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ ؍اکتوبر کو ہوگا۔ اس میں شمولیت کیلئے زیادہ سے زیادہ خدام ... مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو وہ مسیح موعود مانتے ہیں جس کے وجود اور ظہور سے حضرت مسیح ناصری کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے اس لئے اس مقدمہ کی وجہ سے ہمارے نزدیک آپ پیلاطوس ثانی ہیں کیونکہ جس طرح حضرت مسیح ناصری کے خلاف رومن پیلاطوس اوّل کی عدالت میں ایک صریح جھوٹا مقدمہ دائر کیا گیا تھا اور پیلاطوس نے انہیں بے قصور پایا تھا اسی طرح آپ نے بھی حضرت مرزا صاحبؑ کو قطعی طور پر بے قصور پا کر بری قرار دے دیا ہے۔ البتہ پہلے پیلاطوس میں اتنی جرأت اور منصفانہ قابلیت نہ تھی کہ وہ مسیح ناصرؑ کو سزا سے بچا لیتے مگر آپ نے انصاف کو قائم رکھتے ہوئے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو مکمل طور پر بری قرار دے کر اپنی عدالت سے باعزت رخصت کیا۔ نیز جس طرح پیلاطوس اوّل فلسطین میں رومن گورنمنٹ کا نمائندہ تھا، اسی طرح آپ بھی ہندوستان کے ایک ضلع میں برٹش گورنمنٹ کے نمائندہ تھے اور جس طرح مسیح ناصری کو پکڑوانے کے لئے یہودیوں نے ایک شخص یہودا اسکریوطی جو حضرت مسیح کا مرید تھا کو مالی طمع دے کر آمادہ کیا تھا اسی طرح اس مقدمہ میں بھی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور اس کے ساتھیوں نے عبدالحمید نامی ایک نوجوان کو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا ایک مرید ظاہر کر کے اور اسے مالی طمع وغیرہ دے کر اس کی جھوٹی گواہی سے حضور علیہ السلام کو پکڑوانے کا منصوبہ بنایا۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟"

اس پر کرنل ڈگلس صاحب نے کسی حد تک ٹالتے ہوئے جواب دیا کہ:

"یہ باتیں اسی شخص کے لئے دلچسپ اور قابل اعتنا ہو سکتی ہیں جو مرزا صاحبؑ کو مسیح ناصری کا مثیل اور قائم مقام مانتا ہو۔ البتہ جو مماثلتیں آپ نے بتائی ہیں اور رومن پیلاطوس میں بیان کی ہیں وہ واقعی حیران کن اور بڑی توجہ طلب ہیں اور آپ کے عقیدہ سے مطابقت رکھتی ہیں"

یوم التبلیغ کے جلسہ کی صدارت

اس کے بعد کرنل صاحب موصوف نے ہمارے یوم تبلیغ کے جلسہ کی صدارت فرمائی جس میں جماعت احمدیہ کے افراد کے علاوہ لندن کے بعض انگریز معززین اور سکھ ہندو اور مسلمان بھائی بھی مدعو تھے۔ جلسہ میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم رضی اللہ عنہ امام مسجد لندن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے اس عظیم نشان یعنی مقدمہ مارٹن کلارک کے متعلق ایک نہایت مدلل اور پُر از معلومات تقریر فرمائی جس میں اس سلسلہ میں وحی الٰہی اور حضور علیہ السلام کی اپنی تشریحات اور تاریخی شواہد بیان کرنے کے علاوہ کئی تاریخی اور واقعاتی مماثلتیں بیان کر کے ثابت کیا کہ مسیح ناصری اور مسیح محمدی پر دائر کردہ دونوں مقدمے حیرت انگیز طور پر باہم مشابہ ہیں اور پیلاطوس ثانی یعنی کرنل ڈگلس پیلاطوس اوّل سے زیادہ انصاف پسند اور زیادہ زیرک، جری اور عادل ہیں۔ حضرت مولانا شمسؓ کی یہ تقریر غالباً ریویو آف ریلیجنز اردو میں شائع ہوئی تھی۔

کرنل صاحب کی صدارتی تقریر

آخر میں صاحب صدر جناب کرنل ڈگلس نے اپنی یادداشت سے کام لے کر خود بھی بڑے سلیس انداز میں ڈاکٹر مارٹن کلارک والے اس مقدمہ کی تفصیل بیان فرمائی اور بوڑھے ہونے کے باوجود آپ نے ۱۸۹۷ء میں پیش آنے والے واقعات و حالات من و عن صحیح طور پر نہایت سادگی سے حاضرین کو بتاتے ہوئے فرمایا کہ:

"وہ نظارہ اب بھی کبھی کبھی میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے جب کہ مرزا صاحبؑ میری عدالت میں پیش ہوئے اور پہلی پیشی میں ہی میں نے انہیں دیکھ کر بھانپ لیا کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بول سکتا۔"

احمدیت کا مقصد کیا ہے

اپنے آخری صدارتی ریمارکس میں آپ نے فرمایا:۔

"مجھ سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کے نزدیک احمدیت کا مقصد کیا ہے اس کا صحیح اور تفصیلی جواب دینا تو آپ لوگوں کا کام ہے تاہم میں اپنی دانست کے مطابق ہمیشہ یہی جواب دیا کرتا ہوں کہ احمدیت کا مقصد اسلام کو موجودہ زمانہ کی زندگی کے مطابق پیش کرنا اور مسلمانوں میں روحانیت کی روح پھونکنا ہے۔ میں نے جب ۱۸۹۷ء میں بانی جماعت احمدیہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی تھی تو اس وقت جماعت کی تعداد چند سو سے زیادہ نہ تھی (ان کے نزدیک) لیکن آج دس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ پچاس سال کے عرصہ میں یہ نہایت شاندار کامیابی ہے اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ نسل کے نوجوان اس کی طرف زیادہ توجہ دیں گے اور آئندہ پچاس سال کے عرصہ میں جماعت کی تعداد بہت بڑھ جائے گی"

(ریویو آف ریلیجنز اردو ستمبر ۱۹۶۹ء)

اپنی قوم کی عظیم شخصیت

انگریز قوم کی یہ عظیم شخصیت یعنی کرنل مانٹگو ولیم ڈگلس پیلاطوس ثانی لقاء الٰہی ۲۵ رفروری ۱۹۵۷ء کو انگلستان میں انتقال کر گئے تھے۔ گو اب وہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا کو خیرباد کہہ چکے ہیں تاہم ان کا یہ بے لوث کارنامہ اور مثالی انصاف دنیا میں تا قیامت ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا اور ان کی یاد دلوں میں تازہ رہے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر رحم کرے اور اپنے مامور اور اسلام کے بطلِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدقے ان سے عفو و درگذر سے کام لے کر ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں صرف دو ماہ رہ گئے ہیں۔ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۱۹، ۲۰، ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۷۹ء ہیں۔ اجتماع کے چندہ کی طرف بہت کم لجنات کی توجہ ہے۔ اجتماع کے چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ بہت سی ایسی لجنات ہیں جن کی طرف سے دوران سال کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ چندہ اجتماع ۷۸-۱۹۷۷ء کے بقایا جات جلد از جلد ادا کریں۔ نیز چندہ ممبری کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کریں۔ یاددہانی کے خطوط بھی لکھے جا چکے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

۱۔ خاکسار کے برادر نسبتی خواجہ منور احمد صاحب ولد خواجہ محمد شریف صاحب شریف ہوٹل گول بازار ربوہ کے ہاں مورخہ ۲/۸/۷۹ کو چھ بچیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور عنایت سے فرزند عطا کیا ہے۔ نومولود کا نام ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "عطاء النور" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود خواجہ محمد لطیف صاحب آف بدوملہی کا نواسہ ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ، بزرگان سلسلہ اور قارئین الفضل سے نومولود کے درازی عمر و صحت والا نیک صالح خادم دین اور ماں باپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بننے والا بننے کی مؤدبانہ درخواست دعا ہے۔ (خواجہ صفی الدین قمر ربوہ)

۲۔ ۲۱ رمئی ۷۹ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "فوزیہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک صالح اور خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (صداقت علی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین مجالس! فارم تشخیص بجٹ پُر کروا کے مرکز کو ارسال کریں۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری یاددہانی

مقامی اور ضلعوار امراء جماعت ہائے احمدیہ کی یاددہانی کے لئے ایک دفعہ پھر یہ گذارش ہے کہ سال کے ختم ہونے میں قریباً چھ ماہ باقی ہیں۔ آپ اس سال کے آخر تک ہر وعدہ کرنے والے مخلص سے ان کے کل وعدہ کا کم از کم ۱/۶ تک ضرور وصول کرلیں۔ یہ چندہ ہر اس بھائی اور بہن کے لئے اب لازمی چندہ ہے جنہوں نے وعدہ کیا ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار

خاکسار کے خسر محترم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار دارالنصر شرقی ربوہ چار ماہ کی مختصر علالت کے بعد مورخہ ۶ر اگست ۱۹۷۹ء بمطابق ۱۲ر رمضان المبارک صبح ۸ ½ بجے بعمر ۸۷ سال اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ بیعتِ خلافتِ ثانیہ سے قبل ایک لاابالی طبیعت کے مالک تھے مگر احمدیت کی نعمت کو پاتے ہی آپ میں ایک انقلابی تبدیلی آگئی اور آپ جو مسجد کے پاس سے بھی نہیں گذرتے تھے یکدم نمازی اور دعاگو بلکہ تہجد گذار ہوگئے۔ آپ کو احمدیت کی نعمت سے مالامال کرنے والی آپ کی اہلیہ صاحبہ تھیں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مکرم میاں رحیم بخش صاحب مرحوم گوکھووال کی منجھلی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے اپنے حسنِ سلوک، نیک اخلاق اور دعا سے اپنے خاوند کا دل موہ لیا اور ان کی زندگی کی کایا پلٹ کے رکھ دی۔ حتیٰ کہ اپنی وفات سے قبل اپنے خاوند کے انجام بخیر کا بھی خود ہی انتظام کیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حصہ جائیداد ادا کرنے کے لئے آپ کے پاس انتظام نہیں تھا کیونکہ ہاتھ بہت تنگ ہوچکا تھا اس لئے ایک قریبی عزیز سے ذکر کرکے اس سے عطیہ حاصل کرکے انتظام کیا اور یوں آپ کے بہشتی مقبرہ میں داخلہ کا موجب بنیں۔

آپ رعیہ ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے اور تقسیم ملک کے بعد خانقاہ ڈوگراں میں آباد ہوئے مگر جلد ہی اس رہائش سے اُکتا گئے اور مرکز کی محبت انہیں ربوہ لے آئی اور تادمِ واپسیں یہیں کے ہو رہے۔ رعیہ مرکزِ احمدیت قادیان سے بیس میل کے فاصلہ پر تھا جس سے آپ کا رابطہ سائیکل پر تھا اور اکثر جمعہ وغیرہ میں شرکت کے لئے قادیان پہنچ جاتے۔ رعیہ میں بھی مسجد بنوائی ہوئی تھی اور چونکہ یہ مقام اس جگہ واقع تھا جہاں پر اکثر علماء سلسلہ اور وفودِ مرکز کا جالندھر اور ہوشیارپور جاتے ہوئے گذر ہوتا اس لئے کئی پروگرام رعیہ میں بھی ہوتے جس میں آپ کے شوق اور محنت کا خاص دخل ہوتا۔ مہمانوں کی خدمت کرکے خاص خوشی محسوس کرتے۔ بالخصوص علماء کرام اور خدامِ سلسلہ کی۔ خانقاہ ڈوگراں کی جماعت کے بھی آپ روحِ رواں تھے اور وہاں سے بھی مرکزِ سلسلہ ربوہ سے رابطہ قائم رہا جو کہ ربوہ میں مستقل قیام کا موجب بنا۔

آپ کے ایک داماد مکرم مولوی روشن دین صاحب واقفِ زندگی مربی جماعتِ احمدیہ کوئٹہ ہیں۔ اور پھر جب گذشتہ سال میرے بیٹے عزیزم حنیف احمد محمود واقفِ زندگی حال مربی جماعتِ احمدیہ بدوملہی نے شاہد پاس کیا تو خاص مسرت کا اظہار کیا اور دعاؤں سے رخصت کیا۔ آپ کو نماز اور دعا میں خاص شغف تھا۔ نہ صرف خود پابند تھے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی خاص تلقین کرتے تھے۔ آپ حق بات کہنے سے کسی سے گھبراتے نہیں تھے چاہے وہ کتنا بڑا ہی کیوں نہ بنتا ہو۔ الغرض مرحوم کئی صفاتِ حسنہ کے مالک تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عصر کی نماز کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے مسجد مبارک کے احاطہ میں پڑھائی اور پھر بہشتی مقبرہ ...

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

ہوئے اور دشمن کے حملے اور تیروں کا سب سے اوّل اور سب سے بڑھ کر آپ ہی نشانہ ہوتے تھے لیکن دشمن اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ نے دشمن کے ہر منصوبہ کو ناکام کرکے اور آپؐ کی معجزانہ طور پر حفاظت فرما کے۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کا وعدہ بڑی شان سے پورا کیا اور آپؐ کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر دکھایا۔

اس سے ظاہر ہے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے مبعوث کردہ مامور کی اس کے مخالفین کے پیدا کردہ مہیب خطرات میں حفاظت فرما کر اور پھر اسے اپنے مشن میں کامیاب کرنے کے بعد طبعی موت سے وفات دے کر اس جہت سے بھی اس کے منجانب اللہ ہونے کو آشکار کر دیتا ہے تو پھر اس کے مخالفین و معاندین کا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بہت بڑا ظالم اور بہت بڑا مجرم ہونا اور بھی زیادہ آشکار ہو جاتا ہے۔ ایک سچے مامور من اللہ کی مخالفت اور نشاناتِ الٰہیہ کی تکذیب سے کسی صورت باز نہ آکر وہ اپنے آپ کو اس سزا کا مستحق بنا رہے ہوتے ہیں جو اُس نے بہت بڑے ظلم کا ارتکاب کرنے والے بہت بڑے مجرموں کے لئے مقرر کی ہوئی ہے۔ سب سے بڑی سزا تو یہی ہوتی ہے کہ انہیں اپنے مقصد میں کامیابی کا منہ دیکھنا کبھی نصیب نہیں ہوتا۔ یا تو وہ ناکام و نامراد رہ کر ایمان لے آتے اور تلافیٔ مافات میں بقیہ عمر گزار دیتے ہیں جیسا کہ قریشِ مکہ کی غالب اکثریت اور ان کی آئندہ نسلوں کے ساتھ یہی کچھ ہوا اور یا پھر سابقہ نافرمان قوموں کی طرح عذابِ الٰہی کا مورد بنے بغیر نہیں رہتے۔ العیاذ باللہ۔

درخواست دعا

۱۔ محترم ڈاکٹر محمد احسان صاحب ترک سیکرٹری اصلاح و ارشاد سیالکوٹ گذشتہ تین ہفتوں سے معدہ اور جگر کی خرابی کے باعث شدید بیمار ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے مگر نقاہت بہت زیادہ ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو شفاءِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ)

۲۔ میرے بڑے لڑکے کے تین چار بچے فوت ہو چکے ہیں۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور زندگی والی نرینہ اولاد سے نوازے۔

(خاکسار محمد ابراہیم جنجوعہ محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ)

۳۔ میری امی جان محترمہ اہلیہ قریشی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کا پتہ کا اپریشن سروسز ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ ابھی ہمارے لئے والد صاحب مرحوم کی وفات کا صدمہ بھی تازہ ہے۔ احبابِ جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

(امۃ الرؤف قریشی۔ دارالحمد ۸/۶ ڈی ا نیو مسلم ٹاؤن لاہور)

۴۔ عاجز کے چھوٹے بھائی محمد صادق صاحب سخت بیمار ہیں اور علاج کے سلسلہ میں جرمنی گئے ہوئے ہیں۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ ان کو شفائے کامل بخشے اور خیریت سے گھر واپس لائے۔ آمین

(خاکسار محمد طفیل امرتسری امیر حلقہ کھرڑیانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

میں تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔ اللّٰھم اغفرلہ۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرماویں اور ہم پسماندگان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا کفیل ہو اور ہمیں اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ آمین

(خاکسار چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی ڈپٹی اسسٹنٹ ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری وضاحت

۱۔ گاہے گاہے بعض احباب کی طرف سے یہ استفسار ہوتا رہتا ہے کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی مبارک تحریک فرمائی وہ اس میں وعدہ نہ لکھوا سکے۔ کیا اب وہ ایسا کر سکتے ہیں؟

۲۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تحریک جاری ہے اور وہ اس میں شمولیت کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنا وعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے لئے دعا بھی ہو جائے اور حضور کی منظوری کے بعد وعدہ ریکارڈ ہو جائے گا۔

۳۔ جو احباب اس سال کے اندر وعدہ کریں گے ان کو ہر سال اپنے وعدہ کا ۱/۱۰ ادا کرنا ہوگا۔ مثلاً اگر آپ دس ہزار کا وعدہ کرتے ہیں تو اس سال ایک ہزار اور پھر ہر سال ایک ہزار ادا کیا کریں گے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ہفتہ تحریک جدید

یکم تا ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء

"ہر کوشش، ہر جدوجہد، ہر سٹرگل (Struggle) اپنے کامیاب انجام تک پہنچنی چاہیئے"

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ پاکستانی جماعتیں یکم تا ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء ہفتہ تحریک جدید منائیں تاکہ سال رواں جو اکتوبر میں اختتام پذیر ہو رہا ہے اُسے پہلے ہی ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ بقدر پندرہ لاکھ روپیہ (Rs 15,00,000) جس کا مذکورہ بالا ارشاد میں اشارۃً ذکر ہے حاصل کر لیا جائے۔ یہ گویا مقصود وصولی کو سو فیصد تک پہنچانے سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہ ہفتہ کس طرح منایا جائے؟ اس سلسلہ میں ضروری ہدایات ایک سرکلر چٹھی کے ذریعہ جملہ جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہے۔ سیکرٹری صاحبان تحریک جدید اس جدوجہد کو "کامیاب انجام" تک پہنچانے کے لئے ابھی سے کمر ہمت کس لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

چندہ وقف جدید کی ترسیل

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے التماس ہے کہ براہ مہربانی ماہ حال میں جمع شدہ چندہ وقف جدید فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور چندہ دہندگان کی اسماوار تفصیل دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

میرے والد محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ فوجی ایک طویل عرصہ سے C.M.H راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ ان کا جبڑے کا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (طاہر افضال۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

مکرم عبداللطیف خان صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مکرم عبداللطیف خان صاحب ۲۶ اگست کی صبح قریباً [illegible] وقت دل کا دورہ پڑنے سے اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی عمر ۵۶ سال تھی۔ ان کو نیند کی حالت میں دل کا دورہ پڑا اور کسی قسم کی طبی امداد ملنے سے قبل ہی وہ دار فانی سے کوچ کر گئے۔ نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی روز بعد نماز ظہر پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ ایک لڑکی اور تین لڑکے چھوڑے ہیں۔ لڑکی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے جبکہ لڑکے غیر شادی شدہ ہیں۔ لڑکوں کے نام مکرم عبدالہادی خان صاحب، مکرم انیس احمد خان صاحب اور مکرم مبشر احمد خان صاحب ہیں۔ ان میں سے ایک مکرم انیس احمد خان صاحب جرمنی میں ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔

مرحوم عبداللطیف خان صاحب نے قریباً ۳۵ سال کے لگ بھگ سلسلہ کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کے علاوہ مختلف اوقات میں دار الضیافت اور دفتر بہشتی مقبرہ میں بھی خدمات سرانجام دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نے مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ مرحوم نہایت محنتی، فدائی اور بے غرض خادم سلسلہ تھے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ان کی اولاد کا حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

ڈرائیور کی ضرورت

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کو اپنی جیپ کے لئے ایک محنتی، مخلص اور لائسنس یافتہ ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جس کو انجمن کے قواعد کے مطابق تنخواہ مہنگائی الاؤنس اور ٹی۔ اے کے علاوہ -/۱۰۰ روپے ماہانہ ڈرائیونگ الاؤنس دیا جاوے گا۔ ضرورت مند اپنے امیر یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸ ؛ گھر فون: ۵۲۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

دفتر سے

خط و کتابت کرتے وقت ہمیشہ اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیجئے! ورنہ تعمیل میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴